**خواتین ملازمین کا لیبر قوانین پر عملدرآمد بہتر بنانے کا مطالبہ**

* **ویکشن منصوبے کے تحت خواتین ملازمین کو دفاتر میں درپیش مشکلات کو اجاگر کرنے کے لیے ویمن ورکرز کنونشن کا انعقاد**

اسلام آباد، 18 اکتوبر 2018: ٹرسٹ فار ڈیموکریٹک ایجوکیشن و اکاؤنٹیبلیٹی (ٹی ڈی ای اے) کے زیر اہتمام ویمن ورکرز اتحاد نے خواتین ملازمین کی حالت زار پر رپورٹ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ وفاقی اور صوبائی دارلحکومتوں کے مشاہدہ کیے گئے نصف سے زائد (52 فیصد) دفاتر اور دیگر کام کرنے کی جگہوں پر خواتین ملازمین کو کم از کم اجرت کے قانون کی خلاف ورزی کی جارہی ہے نیز پچاس فیصد فیکٹریاں اور تیس فیصد دیگر دفاتر میں خواتین ملازمین کو زچگی کی تعطیلات میں تنخواہ نہیں دی جاتی۔ واضح رہے کہ یہ رپورٹ پانچ اضلاع (اسلام آباد، پشاور، لاہور، کراچی اور کوئٹہ) کے 105 دفاتر و دیگر کام کرنے کی جگہوں کے معائنے پر مبنی ہے اور اس کے نتائج ان پانچ اضلاع اور ملک کی دیگر کام کرنے کی جگہوں کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ویمن ورکرز اتحاد ٹی ڈی ای اے کے منصوبے ویکشن (Women Action for Better Workplaces) کے تحت تشکیل دیا گیا ہے۔

کنونشن میں شریک خواتین ملازمین نے لیبر ڈیپارٹمنٹ سے مطالبہ کیا کہ کام کرنے کی تمام جگہوں میں لیبر قوانین کا سختی سے نفاذ کیا جائے اور ان جگہوں کی نگرانی کے عمل میں صنفی مساوات کا خیال رکھا جائے۔ ویکشن کی معاونت سے چلنے والے ویمن ورکرز اتحاد نے مطالبہ کیا کہ دفاتر اور دیگر مقامِ کار کی نگرانی کے دوران زچگی کی تعطیلات کے قانون اور جنسی ہراساں کرنے کے خلاف قانون کے نفاذ کا بھی جائزہ لیا جائے۔

لیبر ڈائریکٹر اسلام آباد عاصم ایوب نے کنونشن میں اپنے محکمے کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا کہ کہ ان کی تمام تر کوششوں کے باوجود لیبر قوانین کا نفاذ ایک بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے ویمن ورکرز اتحاد اور دیگر خواتین ملازمین کو لیبر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی قانون کا مکمل نفاذ شہریوں، سول سوسائیٹی تنظیموں، ملازمین اور حکومتی اداروں کے اشتراک کی بدولت ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

ٹی ڈی ای اے کے چئیر پرسن جناب ضیاالدین نے ویمن ورکرز اتحاد کی اراکین کی اپنے اپنے شہروں میں شاندار کارکردگی پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں اعزازی شیلڈز پیش کیں اور دیگر جگہوں پر ایسے اتحاد قائم کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ شہری اور ضلعی سطح پر قائم کوشاں خواتین ملازمین کو قومی سطح پر ایک اتحاد بھی تشکیل دینا چاہئیے تا کہ خواتین کے حقوق کے لیے جدوجہد کو آگے لیجایا جاسکے۔

خاتون یونین لیڈر زاہدہ پروین مغل نے اس کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مزدور یونین کی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور کہا کہ وفاقی اور صوبائی انڈسٹریل ریلیشنز قوانین میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے لیبر ڈیپارٹمنٹ اور نینشل انڈسٹریل ریلیشینز کمیشن پر بھی زور دیا کہ وہ کسی ایسی مزدور یونین کو رجسٹر نہ کریں جس میں خواتین ملازمین کو نظر انداز کیا گیا ہو۔

نیشنل پریس کلب اسلام آباد کی گورننگ باڈی اور خواتین ملازمین اتحاد کی رکن فوزی رانا نے اس موقع پر کہا کہ میڈیا خواتین ملازمین کی آواز اجاگر کرنے کا اہم ذریعہ ہے تاہم میڈیا کے اداروں میں بھی لیبر قوانین کا صحیح نفاذ نہیں کیا جاتا۔ صحافتی اداروں میں کام کرنے والی ملازمین کو باقاعدہ کانٹریکٹ نہیں دیے جاتے جس کی وجہ سے انہیں اپنے قانونی حقوق کا تحفظ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خواتین صحافیوں کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اپنے پیشہ وارانہ فرائض کے دوران جنسی ہراسانی ان کا بڑا مسئلہ ہے اور جنسی ہراسانی بمقامِ کار کے خلاف قانون کا سختی سے نفاذ کیا جانا چاہئیے اور اس قانون کے تحت تشکیل دیے گئے ضابطہ اخلاق کو دفاتر میں لازماً آویزاں کیا جانا چاہئیے۔

نجی سکول میں پڑھانے والی تنزیلہ صدف نے نجی تعلیمی اداروں میں خواتین اساتذہ کی حالت زار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان سکولوں میں کم از کم اجرت کے قانون کی خلاف ورزی عام ہے اور خواتین کو ان کی تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔ ویمن ورکرز اتحاد کی ایک اور رکن فضا قریشی نے اس موقع پر اپنی نظم بھی پیش کی جس میں خواتین ملازمین کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا گیا تھا۔